S_1996_5_435_438

عدالت عظمیٰ رپورٹس 1996 ایس یو پی پی 5 ایس۔سی۔آر

الہ آباد ترقیاتی اتھارٹی

بنام

ناصر الزمان اور دیگران

2 ستمبر 1996

کے۔راماسوامی اور جی۔بی۔پٹنائک، جسٹسز۔

اراضی کے حصول کا قانون،1894:

دفعہ (1)4، (1)6، 11، 11-اے، 16، 17،(1-A) 17، (d) 17 -نوٹیفکیشن جاری-دفعہ (1-A) 17 کے تحت انکوائر جیسا کہ یو۔پی۔ریاست کی طرف سے ترمیم کی گئی-قبضہ لیا گیا اور ٹرانسپورٹ نگر اسکیم میں منتقل کیا گیا-عدالت عالیہ نے اعلان کیا کہ حصول کی کارروائی ختم ہوگئی ہے اور جواب دہندگان کو قبضہ کی فراہمی کی ہدایت-اپیل پر کہا گیا: ترمیم پر صرف زیر التواء کارروائی میں انحصار کرنا پڑتا ہے-ایک بار دفعہ (4) 17 کے تحت اقتدار کے استعمال میں قبضہ کرنے کے بعد اراضی دفعہ 16 کے تحت ریاست میں تمام رکاوٹوں سے پاک تھی-دفعہ (1)4 کے تحت نوٹیفکیشن کی کارروائی اور دفعہ 6 کے تحت اعلان ختم نہیں ہوگا-امر مانیہ تقریر مخالف یا امر فیصل شدہ کا اصول لاگو نہیں ہوتا ہے جہاں ان پر عمل درآمد کرنا کسی قانونی ہدایت یا ممانعت کا مقابلہ کرنا ہوگا-جواب دہندگان قبضہ کرنے کی تاریخ سے ایک سال کے لیے 9 فیصد اور اس کے بعد عدالت میں جمع ہونے تک 15 فیصد سود کے حقدار ہیں۔

لیفٹیننٹ گورنر ایچ۔پی۔بنام ویناش شرما، (1971) 1 ایس سی آر 413؛ ستندر پرساد جین اور دیگر بنام ریاست یوپی اور دیگر، (1993) 4 ایس سی سی 369؛ اودھ بہاری یادو اور دیگر وغیرہ بنام ریاست بہار اور دیگر، (1995) 6 ایس سی سی 31 اور میونسپل کمیٹی، امرتسر اور دیگر بنام ریاست پنجاب اور دیگر (1969) 3 ایس سی آر 447 پر انحصار کیا۔

دیعانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1996 کی دیوانی اپیل نمبر 12032۔

الہ آباد عدالت عالیہ کے C.M.W.P نمبر 31398 آف 1992 کے فیصلے اور حکم سے

اپیل گزاروں کے لیے ملن بنرجی اور آر۔بی۔مشرا۔

جواب دہندگان کے لیے ذاتی طور پر۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

ہم نے اپیل کنندہ کے ساتھ ساتھ ذاتی طور پر مدعا علیہ کے لیے فاضل وکیل کو بھی سنا ہے جو ایک پریکٹس کرنے والا وکیل بھی ہے۔

اراضی کے حصول کے قانون، 1894 (1 آف 1894) کی دفعہ (1)4 کے تحت نوٹیفکیشن (مختصر طور پر، 'ایکٹ') 18 جون 1977 کو شائع کیا گیا تھا جس میں ٹرانسپورٹ نگر اسکیم کے لیے 23 بیگھا اور 19 بسوا کی بڑی حد تک زمین حاصل کی گئی تھی۔ قانون کی دفعہ (1)5 کے تحت تحقیقات کو دفعہ (1-A)17 کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے ختم کر دیا گیا تھا۔ جیسا کہ یو۔ پی کی مقنّنہ نے ایکٹ کو تبدیل کرتے ہوئے ترمیم کی ہے۔ اس کا قبضہ 2 نومبر 1977 کو لیا گیا اور اسے ٹرانسپورٹ نگر اسکیم میں منتقل کر دیا گیا۔ وہ زمینیں ایکٹ کی دفعہ 16 کے تحت ریاست میں تمام رکاوٹوں سے پاک تھیں اور مستفید کو منتقل کر دی گئیں۔

غور کے لیے جو سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے: کیا عدالت عالیہ 15 دسمبر 1993 کے حکم اور 29 جنوری 1990 کے حکم کو منظور کرنے میں درست تھی جس میں یہ اعلان کیا گیا تھا کہ 1984 کے ایکٹ 68 کے ذریعے ترمیم شدہ دفعہ 11-اے کے عمل کے ذریعے حصول کی کارروائی ختم ہوگئی ہے اور جواب دہندگان کو قبضہ کی فراہمی کے لیے دی گئی ہدایت قانون کے مطابق ہوگی؟ تنازعہ اب ریز انٹیگرا نہیں ہے۔ ایچ پی کے لیفٹیننٹ گورنر بنام ویناش شرما، (1971) 1 ایس سی آر 413 اس عدالت نے کہا تھا کہ ایک بار جب زمینیں ریاست میں تمام رکاوٹوں سے پاک ہو جائیں تو زمین کو تقسیم کرنے اور سابقہ مالکان میں زمین کو دوبارہ لگانے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ سابقہ مالک کا واحد حق ایکٹ توضیعات کے مطابق معاوضے کا تعین ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ دفعہ (1)6 کے تحت اعلامیہ شائع ہونے کے بعد ایوارڈ کی منظوری میں بے حد تاخیر ہوئی تھی، پارلیمنٹ نے ترمیم ایکٹ میں دفعہ 11-اے متعارف کرائی اور ہدایت کی کلکٹر اعلامیہ کی اشاعت کی تاریخ سے دو سال کی مدت کے اندر دفعہ 11 کے تحت ایوارڈ دے گا۔ اگر اس مدت کے اندر کوئی ایوارڈ نہیں دیا جاتا ہے تو زمین کے حصول کی پوری کارروائی ختم ہو جائے گی۔ شق کے تحت، یہ کہا گیا تھا کہ جہاں اعلامیہ ترمیم ایکٹ کے آغاز سے پہلے شائع کیا گیا ہے، تو ایوارڈ ترمیم ایکٹ کے آغاز سے دو سال کی مدت کے اندر کیا جائے گا۔ متنازعہ فیصلے میں، یہ ظاہر ہوتا ہے کہ فاضل ججوں نے وکیل سے اس بات کی تصدیق کرنے کو کہا کہ آیا یہ ایوارڈ دو سال کے اندر دیا گیا ہے، جیسا کہ اشارہ کیا گیا ہے۔ تصدیق پر موجود وکیل نے

کہا تھا کہ یہ ایوارڈ ترمیم ایکٹ کے آغاز کے دو سال یعنی 24 ستمبر 1984 کے اندر نہیں دیا گیا تھا۔ نتیجتاً، اعلامیہ دیا گیا کہ دفعہ (1) 4 کے تحت نوٹیفکیشن اور دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ ختم ہو گیا۔ اس سوال کی جانچ اس عدالت نے ستندر پرساد جین اور دیگر بنام ریاست یو پی اور دیگر (1993) 4 ایس سی سی 369 اور اودھ بہاری یادو اور دیگر وغیرہ بنام ریاست بہار اور دیگر (1995) 6 ایس سی سی 31، 38 پر میں کی تھی اور فیصلہ دیا کہ دفعہ 11-اے دفعہ 17 کے تحت حصول کے معاملات پر لاگو نہیں ہوتی ہے جہاں قبضہ پہلے ہی لے لیا گیا تھا اور زمین ریاست میں شامل تھی۔ دفعہ (1) 4 کے تحت نوٹیفکیشن اور دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ اعلان کی تاریخ سے دو سال کے اندر ایوارڈ دینے میں ناکامی کی وجہ سے ختم نہیں ہوتا ہے۔ عدالت عالیہ کا نظریہ قانون میں غلط ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ مذکورہ حکم کے خلاف کوئی اپیل دائر نہیں کی گئی تھی سوائے اس کے جواب تاخیر کی معافی کے لیے درخواست کے ساتھ دائر کی گئی ہے۔ اس لیے سوال یہ ہے کہ کیا عدالت عالیہ کا نظریہ قانونی طور پر درست ہے؟ 1971 میں ہی، اس عدالت نے فیصلہ دیا تھا کہ ایک بار جب اراضی ریاست کے حوالے ہو جاتی ہے، تو حاصل شدہ زمین کو سابقہ مالک میں تقسیم کرنے اور دوبارہ سرمایہ کاری کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ترمیم شدہ قانون پر صرف زیر التواء کارروائیوں میں انحصار کرنا پڑتا ہے۔ لیکن ایک بار جب ایکٹ کی دفعہ (4) 17 کے تحت اختیارات کے استعمال کے مطابق قبضہ کر لیا گیا تو زمینیں دفعہ 16 کے تحت ریاست میں تمام رکاوٹوں سے پاک ہو گئیں۔ اس طرح، دفعہ (1) 4 کے تحت نوٹیفکیشن کی کارروائی ختم ہونے اور دفعہ 6 کے تحت اعلان کا سوال پیدا نہیں ہوتا ہے۔ اس لیے ڈویژن بنچ کا نظریہ واضح طور پر غلط تھا۔ اس تناظر میں، اس عدالت نے میونسپل کمیٹی، امرتسر اور ایک اور بنام ریاست پنجاب اور دیگر (1969) 3 ایس سی آر 447، 454 پر غور کیا ہے، اور اس طرح فیصلہ دیا ہے:

"موہندر اسنگھ ساہنی کے معاملے میں عدالت عالیہ کی طرف سے ایکٹ کو کالعدم قرار دینے کا حکم اس مفروضے پر منظور کیا گیا تھا کہ ایکٹ کی صداقت "قانون کے مناسب عمل" کے امتحان کے ذریعے فیصلہ کرنے کے قابل تھی۔ عدالت نے ایسا فرض کرنے میں واضح طور پر غلطی کی تھی۔ ہم یہ قرار دینے سے بھی قاصر ہیں کہ پچھلا فیصلہ ان درخواست کنندگان کے حق میں بھی امر فیصلہ شدہ کے طور پر کام کرتا ہے جن کی درخواستوں میں عدالت عالیہ نے درخواستوں کے پہلے گروپ میں حکم دیا تھا۔ اس فیصلے کا اثر صرف اتنا تھا کہ ایکٹ قانون میں تھا، غیر موجود تھا، جب تک کہ ایکٹ میں "مویشیوں کے میلے" کے بیان محاورہ کی کوئی تعریف نہیں تھی۔ اس خامی کو 1968 کے پنجاب ایکٹ 18 کے ذریعے دور کیا گیا ہے۔ ہم یہ مشاہدہ کرنے

میں جلدی کر سکتے

ہیں کہ ہم اس بات سے اتفاق کرنے سے قاصر ہیں کہ جیسا کہ اصل میں نافذ کیا گیا ایکٹ مبہم ہونے کی بنیاد پر بھی نا قابل عمل تھا۔"

مذکورہ بالا تناسب کے پیش نظر، یہ دیکھا جاتا ہے کہ جب مقننہ نے کسی خاص طریقے سے کام کرنے کی ہدایت کی ہے اور عمل کرنے میں ناکامی کے نتیجے میں نتیجہ نکلتا ہے، تو سوال یہ ہے کہ آیا پچھلا حکم عدالتی طور پر کام کرتا ہے یا تنازعہ میں مبتلا افراد کے خلاف روک تھام کے طور پر کام کرتا ہے۔ جب پچھلے فیصلے کو اس کے چہرے پر غلط پایا گیا تو اس عدالت نے مذکورہ بالا فیصلے میں فیصلہ دیا کہ یہ ایک عدالتی فیصلہ نہیں چلاتا ہے۔ ہم احترام کے ساتھ اس میں موجود تناسب کی پیروی کرتے ہیں۔ امر مانیہ تقریر مخالف یا امر فیصلہ شدہ کا اصول لاگو نہیں ہوتا ہے جہاں ان پر اثر ڈالنا کسی قانونی ہدایت یا ممانعت کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ کسی قانونی ہدایت یا ممانعت کو فریقین کے درمیان پچھلے فیصلے سے ختم یا شکست نہیں دی جا سکتی۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ زمین پہلے ہی ریاست میں تمام رکاوٹوں سے پاک تھی، تقسیم کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بنیان بننے کے بعد، دفعہ (1)4 کے تحت نوٹیفکیشن ختم ہونے اور دفعہ 6 کے تحت اعلامیے کا سوال پیدا نہیں ہوگا۔ اس نقطہ نظر سے، اصل سمت خود غلط تھی اور زمین کی ملکیت کی فراہمی کے حوالے سے بعد کی سمت، نتیجے میں، قانون میں درست نہیں تھی۔ مزید یہ واضح کیا جاتا ہے کہ جواب دہندگان پوزیشن لینے کی تاریخ سے ایک سال کے لیے 9 فیصد پر اور اس کے بعد عدالت میں جمع ہونے کی تاریخ تک 15 فیصد سالانہ پر سود کے حقدار ہیں۔ جواب دہندگان ایوارڈ کی تاریخ کے مطابق نرخ بازار کے حقدار نہیں ہیں۔

ان ترامیم کے ساتھ، اپیل کی اجازت ہے لیکن، حالات میں، بغیر کسی اخراجات کے۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24